ڈاکٹر محمد آصف اعوان

شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد

آئن سٹائن اوراوس پنسکی کا چار ابعادی تصور اور اقبال: تحقیقی جائزہ

Dr.Muhammad Asif Awan

Department of Urdu, G.C.University Faisalabad

Einstein and Ouspensky's Four Dimensional Concept And Iqbal

The article Einstein and Ouspensky's Four Dimensional Concept And Iqbal" brings to light the criticism that Iqbal has done on both the philosopher's concept of time as fourth dimension of space. Iqbal is of the view that time as fourth dimension of space loses its originality and creativity. Events seem to be already present phenomena and future as fixed as the past and there from the concept of determinism and traditional notion of Taqdeer strengthens. Urge for action diminishes. To Iqbal, Einstein's theory of time as fourth dimension is actually the offshoot of his theory of relativity which deals phenomena mathematically. Mathematics applies to objective realities only and time is basically a subjective phenomena therefore it is subject to face failure when related to space. Ouspensky, a Russian writer is also convinced to consider time as fourth dimension of space.

He says that fourth dimension is outcome of the movement of three dimensional space in a direction, not contained in itself. Iqbal has criticized Ouspensky's this theory of time on the same bases as he did in regard to the Einstein's theory of time, as regarded fourth dimension of space.

آئن سٹائن((Einstein) سے قبل مکاں (Space)) کی تین جہات (Three Dimensions)) یعنی طول،عرض اور عمق کا تصور تو عام تھا لیکن آئن سٹائن نے اس میں ایک اور جہت کا اضافہ کرتے ہوئے زماں (Time)) کو بھی مکاں

Space)) کی چوتھی جہت Fourth Dimension)) قرار دے دیا اور یوں مکاں Space)) کی تین جہات کی بجائے چار جہات Four Dimensions)) کا ایک نیا تصور منظر عام پر آیا۔ اقبال کہتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے خطبات میں جس نقطۂ نظر کو اختیار کیا ہے، آئن سٹائن کا مکاں سے متعلق چار ابعادی تصور Four Dimensional Theory)) اُس سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اقبال رقم طراز ہیں:

> "Looking, however, at the theory from the standpoint that I have taken in these lectures, Einstein's Relativity presents one great difficulty, i.e., the unreality of time. A theory which takes time to be a kind of fourth dimension of space must, it seems, regard the future as something already given, as indubitably fixed as the past."(۱)

> ''اگر اس نظریے کا اُس نقطۂ نظر کی رو سے، جو میں نے ان خطبات میں اپنایا ہے، جائزہ لیا جائے تو آئن سٹائن کا نظریہ اضافیت ایک بہت بڑی مشکل کا باعث بنتا ہے اور وہ ہے زماں Time)) کا بے حقیقت ہونا۔ ایک ایسا نظریہ جو زماں Time)) کو مکاں Space)) کے چوتھے بُعد کے طور پر لیتا ہے اُس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ نظریہ مستقبل کو پہلے سے موجود ماضی ہی کی طرح غیر مشکوک طور پر طے شدہ قرار دیتا ہے۔''

اقبال کے نظام فکر میں وقت Time)) کی حیثیت ایک تخلیق کنندہ عامل کی ہے۔ اقبال اپنی نظم مسجد قرطبہ میں وقت کی خالقیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

سلسلہ روز و شب، نقش گر حادثات
سلسلہ روز و شب، اصل حیات و ممات (۲)

اقبال کے نزدیک یہ ممکن نہیں کہ وقت کو پہلے تصور کر لیا جائے اور اُس میں واقعات بعد میں ڈالے جائیں۔ واقعات وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ رونما ہوتے ہیں۔ وقت کا ہر لحظہ ایک نئے واقعے کی تخلیق کا باعث بنتا ہے۔

مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ (۳)

جب آئن سٹائن Einstein)) وقت Time)) کو مکاں Space)) کا چوتھا بُعد Fourth Dimension)) قرار دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وقت پہلے ہی سے مکانی سطح پر موجود ہے۔ اگر وقت پہلے ہی سے موجود ہے تو کیا وہ وقوعات Events)) سے خالی ہوگا؟ ظاہر ہے وقت کا تصور وقوعات کے بغیر تو ممکن ہی نہیں۔ یہ تو ایک ایسا ظرف ہے جس کا مظروف کے بغیر تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وقت اور اس کے اندر موجود واقعات Events)) پہلے ہی سے متعین صورت میں موجود ہیں تو پھر ایک طرف تو وقت کے لحظہ بہ لحظہ گزرنے سے پہلے سے متعین واقعات کے رونما ہونے کا عمل محض فریب نظر اور بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے اور دوسری طرف ماضی کی طرح ایک متعین مستقبل

کا تصور بھی جنم لیتا ہے۔ چنانچہ اقبال اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کی حیثیت سے وقت کا تصور ایک ایسے آزاد تخلیقی بہاؤ (Free Creative Movement) کی صفت سے محروم نظر آتا ہے جس میں جدت طرازی، نیاپن اور تازگی کے عناصر ہوں۔ اقبال لکھتے ہیں:

"Time as a free creative movement has no meaning for the theory. It does not pass. Events do not happen; we simply meet them."(۴)

''اس نظریے میں وقت کے بحیثیت آزاد تخلیقی بہاؤ کوئی معنی نہیں ہیں۔ یہ گزرتا نہیں ہے۔ واقعات رونما نہیں ہوتے (بلکہ) ہم صرف اُن سے ملتے ہیں۔''

اقبال کہتے ہیں کہ مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کی حیثیت سے وقت کے تصور کا گمان کریں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وقت گویا ایک ایسا مکینیکل عمل ہے کہ جس میں کوئی جدت واختراع نہیں۔ وہ تمام واقعات جو پہلے ہی سے مکانی سطح پر موجود وقت کا حصہ بن چکے ہیں، ایک خاص ترتیب سے منظر عام پر آتے ہیں چنانچہ اب نہ تو وقت کی کوئی نئی ساخت عالم امکان کا حصہ بن سکتی ہے اور نہ ہی کوئی نیا واقعہ وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ یوں مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کی حیثیت سے دیکھیں تو وقت کی حیثیت ایک ساکت وصامت چشمے کی سی نظر آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت کا بہاؤ نئے اور تازہ واقعات کی تخلیق ہی سے ممکن ہے۔ جب تمام واقعات مکانی سطح پر موجود وقت کے اندر پہلے ہی سے وقوع پذیر حالت میں موجود ہیں تو پھر ظاہر ہے نہ تو وقت کی کوئی نئی ساعت ظہور پذیر ہو رہی ہے اور نہ ہی کوئی نیا واقعہ وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ ہو صرف یہ رہا ہے کہ پہلے سے متعین واقعات ہی ایک خاص ترتیب سے منظر عام پر آ رہے ہیں اور ہم ایک ایک کر کے اُن سے آشنا ہو رہے ہیں۔ اقبال کے نزدیک اس نوع کے تصورِ وقت سے جبریت اور تقدیر کے روایتی تصور کو تقویت ملتی ہے اور انسان کے اندر جوشِ عمل کا جذبہ سرد پڑ تا ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ آئن سٹائن وقت کو مکاں کا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) قرار دے کر وقت کی بعض ایسی خصوصیات کو نظر انداز کر دیتا ہے جو ہمارے تجربے کا حصہ ہیں۔ اقبال رقم طراز ہیں:

"It must not, however, be forgotten that the theory neglects certain characteristics of time as experienced by us."(۵)

''تاہم اس امر کو یقیناً فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نظریہ ہمارے تجربے میں آنے والے زماں (Time) کے بعض خواص کو نظر انداز کر دیتا ہے۔''

اقبال انسان کی باطنی حیات اور تجربے کا حصہ بننے والے زماں کے خواص کا ذکر درج ذیل اشعار میں یوں کرتے ہیں:

اے اسیرِ دوش و فردا در نگر
در دلِ خود عالمِ دیگر نگر
این و آں پیداست از رفتارِ وقت
زندگی سرّ یست از اسرارِ وقت

اصلِ وقت از گردشِ خورشید نیست
وقت جاوید است و خور جاوید نیست
عیش و غم، عاشور و ہم عید است وقت
سرِّ تابِ ماہ و خورشید است وقت (۶)

''اے گزشتہ و آئندہ کے اسیر! غور کر۔
دیکھ! کہ تیرے دل میں ایک اور دنیا (بھی) آباد ہے۔
ایں و آں (گزشتہ و آئندہ) وقت کی رفتار سے پیدا ہوئے ہیں۔
زندگی (بھی) وقت ہی کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔
وقت اصل میں سورج کے طلوع و غروب سے عبارت نہیں۔
وقت کو ہمیشگی حاصل ہے، اور سورج فانی ہے۔
دُکھ سُکھ اور عاشور و عید (سب کچھ) وقت ہی کے مظاہر ہیں۔
سورج اور چاند کی چمک کا راز بھی وقت ہے۔''

اقبال کہتے ہیں کہ ہمیں باطنی سطح پر وقت کی جن چند اہم خصوصیات کا ادراک ہوتا ہے اُن میں روانی، بے پناہ طاقت، تازگی اور تخلیقیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آئن سٹائن کا تصورِ وقت، وقت کی ان خصوصیات کو نظر انداز کرتا ہے لیکن اقبال کے نزدیک ہمارے تجربے پر مبنی وقت کی یہ وہ خصوصیات ہیں جنہیں کسی بھی صورت ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اقبال رقم طراز ہیں:

> "It is not possible to say that the nature of time is exhausted by the characteristics which the theory does note in the interests of a systematic account of those aspects of Nature which can be mathematically treated."(۷)

''یہ کہنا ممکن نہیں کہ وقت کی نوعیت اُن خصوصیات کی بنا پر ختم ہو جاتی ہے جن خصوصیات کو یہ نظریہ فطرت کے اُن پہلوؤں کی باضابطہ توجیہہ کی خاطر پیش نظر رکھتا ہے، جو ریاضیاتی طریق سے ہی زیر بحث آ سکتے ہیں۔''

آئن سٹائن(Einstein)) کا تصورِ وقت دراصل اُس کے نظریہ اضافیت کا حصہ ہے۔ اقبال یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر آئن سٹائن (Einstein)) کے نظریہ اضافیت کی رو سے فطرت کے بعض پہلوؤں کی توجیہہ و توضیح میں ریاضیاتی طریق کار استعمال ہوتا ہے تو اس طریق کار کی اپنی خصوصیات ہیں۔ ان خصوصیات کا ادراک کارتیسی محددات(Cartesian Co-ordinates)) کے استعمال ہی سے ہو سکتا ہے۔ کارتیسی محددات(Cartesian Co-ordinates)) کے ذریعے کسی لمحہ مخصوص میں مکاں(Space)) پر کسی شے کے طے شدہ فاصلہ یا اُس کی رفتار کا اندازہ ریاضیاتی طریقے سے کیا جاتا ہے۔ درج ذیل گراف ملاحظہ ہو:

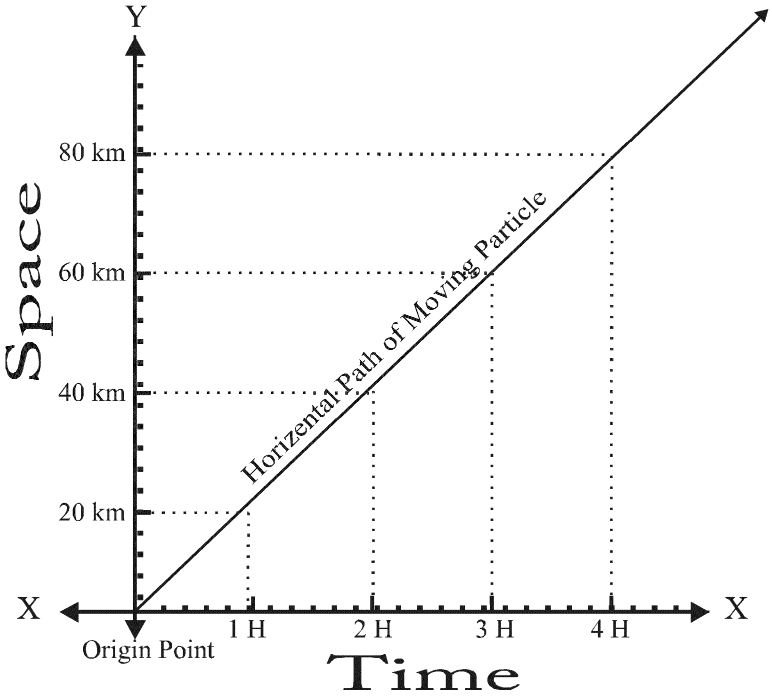

درج بالا گراف پر کارتیسی محددات (Cartesian Co-ordinates) کے استعمال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شے مکاں (Space) پر کسی لمحہ مخصوص میں کتنا فاصلہ طے کرتی ہے یا یہ کہ وہ مکاں (Space) پر کس رفتار سے حرکت کر رہی ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ نظریہ اَضافیت (Theory of Relativity) بھلے کارتیسی خطوط (Cartesian Co-ordinates) کا استعمال کرتے ہوئے ریاضیاتی طریق سے وقت (Time) کو مکاں (Space) کے ساتھ مربوط کر دے اور کسی لمحہ مخصوص پر مکاں (Space) پر کسی شے کے طے کردہ فاصلہ یا رفتار کی پیمائش کرے تاہم اس سے وقت کی وہ خصوصیات (روانی، تازگی، تخلیقیت) جو ہمارے تجربے کا حصہ ہیں، ختم نہیں ہو جاتیں۔ گویا نظریہ اَضافیت کسی لمحہ مخصوص پر کسی شے کی مکانی حالت کا تعین تو ضرور کرتا ہے تاہم نہ وقت رکتا ہے اور نہ ہی وقت کی آغوش سے نئے اور تازہ وقوعات (Events) کی تخلیق کا تسلسل تھمتا ہے۔

اقبال گو اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ایک عام آدمی کے لیے آئن سٹائن (Einstein) کے تصورِ وقت کی اصل نوعیت کو سمجھنا ممکن نہیں۔(۸) تاہم وہ رقم طراز ہیں:

> "It is obvious that Einstein's time is not Bergson's pure duration. Nor can we regard it as serial time. Serial time is the essence of causality as defined by Kant. The cause and its effect are mutually so related that the former is chronologically prior to the latter, so that if the former is not, the latter can not be."(۹)

''یہ امر تو واضح ہے کہ آئن سٹائن کا تصورِ وقت برگساں کا دورانِ خالص نہیں ہے، نہ ہی ہم اسے سلسلہ وار زماں قرار

دے سکتے ہیں۔کانٹ کی تعریف کی رو سے سلسلہ وار زماں قانونِ علیت (Causality)) کی روح ہے۔علت ومعلول یوں باہم منسلک ہیں کہ اوّل الذکر زمانی ترتیب کے لحاظ سے موخرالذکر سے پہلے آتی ہے، چنانچہ اگر اوّل الذکر نہیں ہے تو موخرالذکر بھی نہیں ہوسکتا۔''

اقبال کہتے ہیں کہ یہ بات بہرحال بالکل واضح ہے کہ آئین سٹائن (Einstein) کا تصورِ وقت نہ تو برگساں (Henri Bergson۱۸۵۹ء -۱۹۴۱ء) کا دورانِ خالص (Pure Time) ہے اور نہ اسے سلسلہ وار زماں (Serial Time) کہا جاسکتا ہے۔ کانٹ (Immanuel Kant ۱۷۲۴ء-۱۸۰۴ء) کا یہ خیال ہے کہ یہ سلسلہ وار زماں (Serial Time) ہی ہے کہ جس میں قانون تعلیل (Law of Causality) کی حقیقت پوشیدہ ہے۔اگر سلسلہ وار زماں (Serial Time) نہ ہو تو علت ومعلول (Cause & Effect) کا باہم انسلاک اور تسلسل بھی قائم نہ رہے۔زمانی لحاظ سے علت (Cause) پہلے واقع ہوتی ہے اور معلول (Effect) بعد میں۔ گویا علت کو معلول پر تقدم حاصل ہے۔اگر علت (Cause) نہ ہو تو معلول (Effect) بھی نہ ہوگا۔یوں اگر علت ومعلول (Cause & Effect) کا تسلسل رک جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سلسلہ وار زماں (Serial Time) کا بہاؤ رک گیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ واقعات (علت ومعلول) کا تسلسل زماں (Time) کے تسلسل سے مشروط ہے۔اگر سلسلہ وار زماں (Serial Time) ہے تو علت ومعلول (Cause & Effect) کا تسلسل بھی ہوگا۔سلسلہ وار زماں (Serial Time) کے ساتھ علت ومعلول (Cause & Effect) کے ربط وضبط کی وضاحت کرنے کے بعد اقبال، آئین سٹائن (Einstein) کے ریاضیاتی تصورِ وقت (Mathematical Concept of Time) کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

> "If mathematical time is the serial time, then on the basis of the theory, it is possible, by a careful choice of the velocities of the observer and the system in which a given set of events is happening, to make the effect precede its cause."(۱۰)
>
> ''اگر ریاضیاتی زماں، زمانِ مسلسل ہے تو اس نظریئے کی بنیاد پر یہ ممکن ہیکہ ناظر کی رفتاروں کے محتاط انتخاب سے اور اس نظام کے پیش نظر جس میں پہلے سے موجود واقعات رونما ہورہے ہیں، معلول Effect)) علت Cause)) سے پہلے واقع ہوجائے۔''

اقبال آئن سٹائن Einstein)) کے تصورِ وقت کو ریاضیاتی وقت Mathematical Time)) اس لیے کہتے ہیں کہ یہ وقت ریاضیاتی فارمولوں سے اخذ ہوتا ہے۔اقبال کہتے ہیں کہ اگر آئن سٹائن Einstein)) کے ریاضیاتی وقت (Mathematical Time) کو سلسلہ وار زماں Serial Time)) قرار دیں تو قانونِ تعلیل Law of Causality)) کے برعکس یہ عین ممکن ہے کہ معلول Effect)) علت Cause)) سے پہلے واقع ہوجائے۔تاہم اس بات کی تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ ناظر Observer)) کی حرکت کی مختلف رفتاروں کا اور اُس مخصوص نظام کا کہ جس کے اندر واقعات وقوع پذیر ہورہے ہیں، نہایت احتیاط سے انتخاب کرلیا جائے مثلاً فرض کریں کسی مکانی سطح پر ایک گاڑی حرکت کررہی ہے۔کارتیسی محددات Cartesian Co-ordinates)) کی مدد سے گاڑی

کی رفتار کی پیمائش کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ گاڑی پہلے دس منٹ میں 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے۔اگلے دس منٹ میں 15 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے، پھر اگلے دس منٹ میں 20 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے۔اس سے اگلے دس منٹ میں 25 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے وغیرہ۔ یوں جب زماں کو مکاں کے ساتھ ملاتے ہوئے گاڑی کی رفتار کی مختلف پیمائشوں کا نہایت احتیاط سے انتخاب کیا جاتا ہے تو اس سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں رہتا کہ آئندہ دس منٹوں میں گاڑی کتنا فاصلہ طے کرے گی۔گویا زماں (Time) کے ریاضیاتی تصور سے معروضی سطح پر علت (Cause) کے وقوع پذیر ہونے سے قبل ہی معلول (Effect) اظہر من الشمس ہو جاتا ہے جس سے زماں (Time) کی حیثیت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال کہتے ہیں کہ اگر زماں کو چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کے طور پر مکاں (Space) کے ساتھ مربوط کر دیا جائے تو زماں (Time)، زماں (Time) نہیں رہتا۔

"It appears to me that time regarded as a fourth dimension of space ceases to be time."[۱۱]

”مجھے ایسے لگتا ہے کہ زماں (Time) کو مکاں (Space) کا چوتھا بُعد قرار دینے سے زماں (Time) کی حیثیت معدوم ہو کر رہ جاتی ہے۔“

اوس پنسکی کا زماں سے متعلق چار ابعادی تصور:

آئن سٹائن (Einstein) کے پیش کردہ مکاں کے چوتھے بُعد پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بعد اقبال کی توجہ جدید روسی مصنف اوس پنسکی (Ouspensky) کی کتاب نظامِ ثلاثہ (Tertium Organum) کی طرف مڑ جاتی ہے۔اقبال مکاں کے چوتھے بُعد کے حوالے سے اوس پنسکی (Ouspensky) کے خیالات کو وضاحت سے پیش کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اوس پنسکی (Ouspensky) کے نزدیک مکاں کا چوتھا بُعد کس طرح معرضِ وجود میں آتا ہے اور یہ کہ اس کی نوعیت کیا ہے۔اقبال رقم طراز ہیں:

"A modern Russian writer, Ouspensky, in his book called Tertium Organum, conceives the fourth dimension to be the movement of a three-dimensional figure in a direction not contained in itself. Just as the movement of the point, the line and the surface in a direction not contained in them gives us the ordinary three dimensions of space, in the same way. The movement of the three-dimensional figure in a direction not contained it itself must give us the fourth dimension of space."[۱۲]

”جدید روسی مصنف اوس پنسکی (Ouspensky) اپنی کتاب نظامِ ثلاثہ (Tertium Organum) میں چوتھے بُعد سے مراد کسی سہ ابعادی شے کی ایسی سمت میں حرکت خیال کرتا ہے جو خود اس میں موجود نہ ہو۔جس طرح نقطے، خط اور سطح کی ایک ایسی سمت میں حرکت، جو اُن میں موجود نہ ہو، سے مکاں کا عمومی

سہ ابعادی تصور سامنے آتا ہے اُسی طرح کسی سہ ابعادی شے کی ایسی سمت میں حرکت، جو خود اُس میں موجود نہ ہو ہمیں مکاں Space)) کے چوتھے بُعد سے متعارف کرواتی ہے۔''

اوس پنسکی Ouspensky)) اپنی کتاب نظام ثلاثہ Tertium Organum)) میں کا یہ خیال ہے کہ جب کوئی تین ابعاد کی حامل شے Three dimensional figure)) کسی ایسی سمت Direction)) میں حرکت کرتی ہے جو خود اُس میں موجود نہیں تو اس سے چوتھا بُعد Fourth Dimension)) پیدا ہوتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے نقطہ (Point)، خط Line)) اور سطح Surface)) کی اپنی اپنی سمت کے علاوہ دیگر سمتوں کی جانب حرکت سے مکاں Space)) کے ایک سے زائد پہلو عیاں ہوتے ہیں یعنی جب نقطہ Point))، خط Line)) اور سطح Surface)) اپنی سمت کے علاوہ کسی ایسی سمت میں حرکت کرتے ہیں جو خود اُن میں موجود نہیں، تو اس سے مکاں کی تین ابعاد Three Dimensions of Space)) کا انکشاف ہوتا ہے تاہم جب یہ تین ابعادی مکاں Three Dimensional Space)) بحیثیت کل اپنی تینوں ابعاد Dimensions)) کے علاوہ کسی ایسی سمت Direction)) میں حرکت کرتا ہے جو خود اس میں موجود نہیں تو اس سے ایک اور بُعد Dimension)) کا ظہور ہوتا ہے جسے مکاں Space)) کا چوتھا بُعد Fourth Dimention)) کہتے ہیں۔ مکاں Space)) کا یہی وہ چوتھا بُعد Fourth Dimension) ہے جسے وقت یا زماں Time)) کہتے ہیں۔ اوس پنسکی Ouspensky)) اس بات کی بھی وضاحت کرتا ہے کہ مکاں Space)) کا چوتھا بُعد Fourth Dimension)) یعنی زماں Time))، مکاں Space)) کے عمومی تین ابعاد Three Dimensions)) سے کس طرح مختلف ہے اور کیا کام انجام دیتا ہے۔ اقبال، اوس پنسکی Ouspensky)) کی وضاحت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> "Since time is the distance, separating events in order of succession and binding them in different wholes, it is obviously a distance lying in a direction not contained in the three dimensional space."(۱۳)

> ''چوں کہ زماں Time)) ایک ایسا فاصلہ ہے جو واقعات کو ایک تواتر میں ترتیب دے کر اُنہیں ایک دوسرے سے جدا جدا رکھتا ہے اور اُنہیں مختلف خانوں میں بانٹتا ہے (اس لیے) یہ واضح ہے کہ یہ فاصلہ ایک ایسی سمت میں واقع ہے جو سہ ابعادی مکاں میں موجود نہیں۔''

اقبال، اوس پنسکی Ouspensky)) کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ چونکہ زماں Time)) ایک ایسا فاصلہ Distance)) ہے جو واقعات کو ایک تواتر Succession)) کی صورت میں ایک دوسرے سے الگ کرتا ہے اور واقعات کی مختلف کلیتوں Wholes)) کے مابین انسلاک پیدا کرتا ہے اس لیے زماں Time)) ایک ایسی سمت Direction)) میں واقع مکاں Space)) کا چوتھا بُعد Fourth Dimension)) ہے جو تین ابعادی مکاں Three Dimensional Space)) میں موجود نہیں ہے۔ اس بات کی وضاحت ریل گاڑی کے ڈبوں کی مثال سے کی جا سکتی ہے۔ ریل گاڑی کے ڈبے ایک دوسرے سے الگ الگ مگر

ایک دوسرے کے آگے پیچھے ایک ترتیب اور تواتر کی صورت میں ہوتے ہیں۔ ڈبوں کا یہ تواتر (Succession) ڈبوں کی مختلف کلیتوں (Wholes) کے باہمی انسلاک سے جنم لیتا ہے تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ ریل گاڑی کے الگ الگ ڈبوں کے مابین ترتیب وتواتر (Succession) کا باعث لوہے کے مضبوط کنڈے ڈبوں کی مختلف کلیتوں (Wholes) سے الگ واقع ہوتے ہیں۔ اسی طرح تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی حرکت سے جو واقعات رونما ہوتے ہیں، ان واقعات کے مابین خود تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) ہی ترتیب و تواتر (Succession) قائم نہیں کرتا بلکہ اس تواتر (Succession) کا باعث ایک اور عامل ہے جسے زماں (Time) کہتے ہیں۔ یہ عامل چونکہ تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی حرکت سے منصۂ شہود پر آتا ہے اس لیے یہ کہا جاتا ہے کہ تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) جب حرکت کرتا ہے تو اُس کی حرکت ایک ایسی سمت (Direction) میں ہوتی ہے جو خود اُس کے اندر واقع نہیں ہوتی بلکہ اُس سے الگ اور علاحدہ ہوتی ہے۔ اسی الگ اور علاحدہ سمت کو مکاں (Space) کا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) کہتے ہیں۔ مکاں (Space) کا یہی وہ چوتھا بعد (Fourth Dimension) ہے جو زماں (Time) کہلاتا ہے۔ یہی زماں تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی حرکت سے وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے مابین انسلاک اور تواتر (Succession) کا باعث بنتا ہے۔

اوس پنسکی (Ouspensky) کے نزدیک زماں (Time) اور تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی جہات (Dimensions) ایک سمت میں واقع نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی جہات سے زمانی فاصلہ ناقابل پیائش ہے۔ اقبال، اوس پنسکی (Ouspensky) کے اس خیال کو ان الفاظ میں پیش کرتا ہے:

> "As a new dimension this distance, separating events in the order of succession is incommensurable with the dimensions of three-dimensional space, as a year is incommensurable with St. Petersburg."[۱۴]

> ''ایک نئے بُعد کی حیثیت سے یہ فاصلہ، جو تواتر کی صورت میں واقعات کو جدا جدا کرتا ہے سہ ابعادی مکاں کی جہات سے اسی طرح متبائن ہوتا ہے جس طرح سال سینٹ پیٹرز برگ سے متبائن ہے۔''

اوس پنسکی (Ouspensky) کہتا ہے کہ واقعات کو الگ الگ آگے پیچھے رکھ کر تواتر قائم کرنے والے ایک نئے بُعد (Dimension) کی حیثیت سے زمانی فاصلہ کی تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی جہات سے پیائش نہیں کی جاسکتی۔ تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی جہات اور زمانی فاصلہ میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ ایک سال اور سینٹ پیٹرز برگ (St. Petersburg) میں تضاد ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) کی جہات سے زمانی فاصلہ کی پیائش کیوں نہیں ہوسکتی؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ زمانی فاصلہ جامد و

ساکت عامل نہیں ہے۔ جب بھی کسی مکانی جہت سے اس کی پیائش کرنے کی کوشش کی جائے گی، اتنی دیر میں زمانی فاصلہ مزید آگے بڑھ چکا ہوگا علیٰ ہٰذا القیاس۔ اوس پنسکی (Ouspensky) کے نزدیک مکانی جہات سے زمانی فاصلہ کے ناقابل پیائش ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ:

> "It is perpendicular to all directions of three dimensional space, and is not paralled to any of them."(۱۵)

> ''یہ سہ ابعادی مکاں کی تمام سمتوں کیحوالے سے عمودی ہے اور کسی کے بھی متوازی نہیں۔''

اوس پنسکی کہتا ہے کہ تین ابعادی مکاں (Three Dimensional Space) سے زمانی فاصلہ کے ناقابل پیائش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زمانی فاصلہ مکاں (Space) کی تمام جہات پر عموداً واقع ہے اور مکاں (Space) کی کسی بھی جہت پر یہ متوازی (Parallel) خط کی صورت میں نہیں ہے۔

مندرجات بالا سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ اوس پنسکی (Ouspensky) اپنی کتاب نظام ثلاثہ (Tertium Organum) میں زماں (Time) کو مکاں (Space) کی ابعاد ثلاثہ (Three Dimensions) سے الگ ایک ایسا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) قرار دیتے ہیں جو واقعات کو ریل کے ڈبوں کی طرح الگ الگ مگر آگے پیچھے ایک تواتر (Succession) کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔ گویا اوس پنسکی (Ouspensky) کے نزدیک مکاں کے چوتھے بُعد یعنی زماں (Time) کا سب سے اہم وصف تواتر و تسلسل یا سلسلہ وار ہونا ہے تاہم اقبال اس بات پر حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ:

> "Elsewhere in the same book Ouspensky describes our time-sense as a misty space-sense and argues, on the basis of our psychic constitution that to one; two; or three dimensional beings, the higher dimension must always appear as succession in time."(۱۶)

> ''اوس پنسکی (Ouspensky) اسی کتاب میں کسی اور مقام پر ہماری حسِ زمانی (Time Sense) کو ایک دُھندلی سے حسِ مکانی (Space Sense) کے طور پر بیان کرتا ہے اور ہماری نفسیاتی ساخت کو بنیاد بنا کر دلیل دیتا ہے کہ ایک، دو اور تین ابعادی حامل ہستیوں کو بلند تر بُعد ہمیشہ زمانی تواتر ہی کی صورت میں ظاہر ہوتا معلوم ہوگا۔''

اقبال کہتے ہیں کہ اوس پنسکی (Ouspensky) اپنی کتاب نظام ثلاثہ (Tertium Organum) میں مکاں کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension of Space) کو واضح طور پر زماں (Time) قرار دینے اور تواتر و تسلسل (Succession) کو زماں (Time) کی بنیادی صفت قرار دے دینے کے باوجود اسی کتاب میں آگے کسی جگہ پر ہمارے احساسِ زماں (Time-sense) کو دھندلا سا احساسِ مکاں (Space-sense) قرار دے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ایک، دو اور تین ابعادی

حامل ہستیوں کی نفسیاتی ساخت ہی کچھ اس نوع کی ہے کہ ہمیں ابعاد ثلاثہ کے بعد اس سے اگلا یا بلند تر بُعد ہمیشہ زمانی تسلسل (Serial Time) کی صورت میں ظاہر ہوتا محسوس ہوگا۔ اقبال رقم طراز ہیں :

> "This obviously means that what appears to us three dimensional beings as time, is in reality an imperfectly sensed space-dimension which in its own nature does not differ from the perfectly sensed dimensions of Euclidean space."(۱۷)

> '' اس کا واضح طور پر یہ مطلب ہے کہ جو ہم سہ ابعادی ہستیوں کو زماں (Time) معلوم ہوتی ہے وہ درحقیقت صحیح طور پر ادراک نہ کیے جانے والا ایسا مکانی بُعد ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے مکمل طور پر ادراک کی گئی اقلیدسی ابعاد سے مختلف نہیں ہے۔''

اقبال کہتے ہیں کہ اگر ہمارا احساسِ زماں (Time-sense) دراصل دھندلا سا احساسِ مکاں (Space-sense) ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہم تین ابعادی ہستیوں (Three Dimensional Beings) کو جو شے زماں (Time) کے طور پر ظاہر ہوتی محسوس ہوتی ہے وہ درحقیقت مکانی بُعد ہی کا ایک اُدھورا (Imperfect) سا احساس ہے۔ ایک ایسا مکانی بُعد جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے مکمل طور پر سمجھ میں آنے والی اور احساس و ادراک کا حصہ بننے والی اقلیدسی مکاں (Euclidean space) کی ابعاد (Dimensions) سے مختلف نہیں ہے۔ چونکہ اقلیدسی مکاں (Euclidean space) کی ابعاد (Dimensions) متعین، قطعی اور ایک کشیدہ خط کی صورت میں ہوتی ہیں، اس لیے اقبال کہتے ہیں کہ اگر مکاں کا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) بھی اقلیدسی مکاں کی ابعاد کی طرح ہی کا ایک پہلے سے متعین اور طے شدہ حوادث و واقعات پر مشتمل مکانی بُعد (Dimension) ہے تو پھر:

> "In other words, time is not a genuine creative movement; and that what we call future events, are not fresh happenings, but things already given and located in an unknown place."(۱۸)

> '' دوسرے لفظوں میں وقت ایک حقیقی تخلیقی بہاؤ نہیں ہے اور وہ جنہیں ہم مستقبل کے اقعات کہتے ہیں، تازہ وقوعات نہیں بلکہ ایسی چیزیں ہیں جو پہلے سےموجود اور کسی نامعلوم مقام پر واقع ہیں۔

اقبال کہتے ہیں کہ اگر مکاں (Space) کا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) بھی مکاں (Space) کے ابعادِ ثلاثہ (Three Dimensions) ہی کی طرح کا ایک بُعد (Dimension) ہے تو پھر زماں (Time) کی ایک آزاد اور حقیقی تخلیقی بہاؤ (Genuine Creative Movement) کی حیثیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

یوں اگر زماں (Time) سے اُس کا تخلیقی وصف چھن جائے تو جدت اور تازہ کاری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ وقت گزرتا ضرور ہے مگر اُس کی آغوش سے نئے حوادث رونما نہیں ہوتے بلکہ پہلے سے طے شدہ واقعات ہی ایک ایک کر کے منظر عام پر آتے ہیں۔ اسی لیے اقبال

کہتے ہیں کہ اگر مکاں Space)) کے چوتھے بُعد Fourth Dimension)) یعنی زماں Time)) کو ابعادِ ثلاثہ (Three Dimension) ہی کی طرح کا ایک بُعد Dimension)) تصور کیا جائے تو مستقبل کے واقعات، جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نئے اور تازہ ہوتے ہیں، وہ بھی نئے اور تازہ شمار نہ ہوں گے بلکہ اُن کی حیثیت مکاں Space)) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کے کسی نامعلوم مقام پر پہلے ہی سے پڑے اور واقع شدہ وقوعات کی ہوگی۔ یوں یہ بات متبادر ہوتی ہے کہ اگر مکاں Space)) کے چوتھے بُعد Fourth Dimension)) کو ابعادِ ثلاثہ ہی کی طرح کا ایک بُعد Dimension)) سمجھا جائے تو زماں Time)) کی حقیقی تخلیقی بہاؤ Real Creative Movement)) کی حیثیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

اقبال کا یہ خیال ہے کہ اوس پنسکی Ouspensky)) نے زماں Time)) کے متعلق دو متضاد رویے اختیار کیے ہیں۔ پہلے تو وہ مکاں Space)) کے چوتھے بُعد Fourth Dimension)) کو سلسلہ وار زماں Serial Time)) قرار دیتا ہے اور بعد ازاں وہ اسی بُعد Dimension)) سے متعلق اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ یہ بُعد Dimension)) بھی دراصل ایک دھندلا سا احساسِ مکاں Space-sense)) ہی ہے۔ زماں Time)) سے متعلق اوس پنسکی Ouspensky)) کی اس دوسری رائے کے باوجود اقبال رقم طراز ہیں کہ:

> "Yet in his search for a fresh direction other than the three Euclidean dimensions, Ouspensky needs a real serial time, i.e., distance, separating events in the order of succession."(۱۹)

> ”تاہم اقلیدس کی تین ابعاد کے علاوہ ایک تازہ بُعد کے حوالے سے اپنی تلاش میں اوس پنسکی Ouspensky)) کو ایک ایسے حقیقی سلسلہ وار زماں Serial Time)) کی ضرورت پڑتی ہے جو تواتر کی صورت میں واقعات کو الگ الگ کرنے والے فاصلہ کا کردار ادا کر سکے۔“

اقبال کہتے ہیں کہ جب اوس پنسکی Ouspensky)) اقلیدسی ابعاد (مکاں کی ابعادِ ثلاثہ) کے ہوتے ہوئے ان سے مختلف اور الگ ایک اور بُعد Dimension)) کی تلاش کرتا ہے تو دراصل اُس کی ضرورت ایک ایسا حقیقی سلسلہ وار زماں (Real Serial Time) ہے جو تدریجی انداز میں واقعات کو آگے پیچھے رکھتے ہوئے اُن کے اندر ایک تواتر Succession)) قائم کر سکے مگر اوس پنسکی Ouspensky)) چوتھے بُعد Fourth Dimension)) کی سلسلہ وار زمانی حیثیت کی ضرورت کا زیادہ دیر احساس نہ کر سکا۔ اقبال رقم طراز ہیں:

> "Thus time which was needed and consequently viewed as succession for the purposes of one stage of the argument is quietly diverted, at a later stage, of its serial character and reduced to what does not differ in anything from the other lines

and dimensions of space."(۲۰)

''یوں وقت جسے استدلال کے ایک مرحلے کے مقاصد کے لیےجب سلسلہ وار زماں کے طور پر دیکھنے کی ضرورت تھی تو اسے تواتر کی صورت میں دیکھا گیا تاہم بعد کے مرحلے پر اسے اس کے سلسلہ وار کردار سے خاموشی کے ساتھ محروم کر دیا اور پھر اس میں اور مکاں کی دیگر ابعاد اور خطوط میں کوئی فرق باقی نہ رہا۔''

اقبال کہتے ہیں کہ اوس پنسکی (Ouspensky) کو مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کی ایک سلسلہ وار زماں (Serial Time) کی حیثیت سے ضرورت تھی اور یقیناً اوس پنسکی (Ouspensky) نے مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کو سلسلہ وار زماں (Serial Time) کے طور ہی پر دیکھا مگر پھر نجانے اُس کے طرزِ فکر میں کیا تبدیلی آئی کہ مکاں (Space) کا وہ چوتھا بُعد (Fourth Dimension) جو پہلے ایک مرحلے پر تو اوس پنسکی (Ouspensky) کی فکر میں سلسلہ وار زمانی حیثیت کا حامل تھا، وہی بعد ازاں فکر کے ایک دوسرے مرحلے پر اپنی سلسلہ وار زمانی حیثیت سے محروم ہو گیا اور اس طرح وہ مکاں کی ابعادِ ثلاثہ (Three Dimensions) کی طرح ہی کا ایک بُعد (Dimension) بن کر رہ گیا۔ اقبال رقم طراز ہیں کہ:

"It is because of the serial character of time that Ouspensky was able to regard it as a genuinely new direction in space. If this characteristic is in reality an illusion, how can it fulfill Ouspensky's requirements of an original dimension."(۲۱)

''اوس پنسکی (Ouspensky) زماں کو اس کے سلسلہ وار کردار کے باعث مکاں (Space) میں حقیقتاً ایک نئی سمت خیال کرتا تھا۔ اگر (زماں کا) یہ وصف در حقیقت ایک دھوکہ ہے تو پھر یہ ایک حقیقی بُعد کی حیثیت سے اوس پنسکی (Ouspensky) کے تقاضوں کو کیسے پورا کر سکتا ہے۔''

اگر کوئی شے نوعیت کے لحاظ سے دوسروں سے مختلف ہو تو تبھی اُس کی الگ حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ یہ مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کے ساتھ منسوب سلسلہ وار زماں (Serial Time) کا وصف ہی ہے کہ جس کی وجہ سے اوس پنسکی (Ouspensky) مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کو مکاں (Space) کی حقیقتاً ایک نئی سمت سمجھتا ہے۔ گویا اوس پنسکی (Ouspensky) کے نزدیک مکاں (Space) کا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) اپنی مکانی نوعیت کی وجہ سے نہیں بلکہ سلسلہ وار زمانی حیثیت کی بنا پر مکاں کا ایک نیا رخ ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ اگر مکاں (Space) کے چوتھے بُعد (Fourth Dimension) کی سلسلہ وار زمانی حیثیت محض ایک فریب ہے تو پھر اوس پنسکی (Ouspensky) کی نظر میں مکاں (Space) کا یہ بُعد (Dimension) بھی مکاں (Space) کا حقیقتاً ایک نیا بُعد (Dimension) ہونے کے تقاضے کیسے پورے کر سکتا ہے؟ یوں اقبال خود اوس پنسکی (Ouspensky) کی دلیل کے زور ہی سے اوس

پنسکی (Ouspensky) کے اس خیال کی تردید کر دیتے ہیں کہ مکاں (Space) کا چوتھا بُعد (Fourth Dimension) بھی ایک دھندلا سا احساسِ مکاں (Space-sense) ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱. Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", P.31

۲۔ محمد اقبال، بال جبریل، مشمولہ کلیاتِ اقبال (اردو)، ص۔

۳۔ ایضاً، ص۔

۴. Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", P.31

۵. Ibid.

۶۔ محمد اقبال، اسرارِ خودی، مشمولہ کلیاتِ اقبال (فارسی)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور : ص۔،

۷. Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", P.31

۸۔ اقبال رقم طراز ہیں:

"Nor is it possible for us laymen to understand what the real nature of Einstein's time is." (Reconstruction P.31)

۹. Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", P.31

۱۰. Ibid, P.31, 32, ۱۱. Ibid. ۱۲. Ibid. ۱۳. Ibid. ۱۴. Ibid. ۱۵. Ibid. ۱۶. Ibid. ۱۷. Ibid. ۱۸. Ibid.

۱۹ .Ibid. ۲۰. Ibid. ۲۱. Ibid.